سوال

اس حدیث (اللہ تعالی کی ناراضگی مول لے کر کسی کو راضی نہ کرو اور اللہ تعالی کے فضل کے مقابلہ میں کسی کی تعریف نہ کرو، اور جو اللہ تعالی نے تمہیں نہیں دیا اس کی وجہ سے کسی کی مذمت نہ کرو، کیونکہ اللہ تعالی کے رزق کو کسی لالچی کا لالچ نہیں کھینچ سکتا، اور نہ ہی کسی ناپسند کرنے والے کی کراھت اسے روک ہی سکتی ہے، اور یقینا اللہ تعالی نے اپنے عدل وانصاف سے روح اور خوشی کو رضا اور یقین میں رکھا ہے، اور غم وپریشانی کو ناراضگی میں رکھا ہے) کا درجہ کیا ہے ؟

جواب

الحمد للہ

یہ حدیث طبرانی نے الکبیر (215/10) میں روایت کی ہے ۔

اس کے بارہ میں ھیثمی کا قول ہے کہ :

یہ حدیث طبرانی نے الکبیر میں روایت کی ہے جس کی سند میں خالد بن یزید العمری ہے جو متھم بالکذب ہے ۔ مجمع الزوائد (71/4) ۔

اور ابو نعیم نے الحلیۃ (106/5) میں ایک دوسرے طریق سے اور بیھقی نے شعب الایمان (221/1) میں روایت کیا ہے، جس میں عطیہ العوفی ہے جو کہ ضعیف ہے اور محمد بن مروان السدی متروک الحدیث ہے ۔

یحیی بن معین رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ یہ ثقہ نہیں، اور ایک دفعہ یہ کہا ہے کہ یہ کچھ بھی نہیں لیس بشیئ ۔

اور ابراھم نے اسے کذاب قرار دیا اور السعدی نے ذاھب گیا گذرا کہا ہے، اور امام نسائی اور ابو حاتم رازی اور ازدی کا کہنا ہے کہ یہ متروک الحدیث ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ اس کی احادیث نہ لکھی جائیں، اور ایک جگہ سکتوا عنہ کہا ہے، اور ابن حبان کا کہنا ہے کہ اس کی احادیث لکھنا حلال نہیں صرف اعتبار کے لیے اور کسی بھی حال میں اس سے حجت نہیں پکڑی جاسکتی ۔

دیکھیں " میزان الاعتدال (328/6) اور الضعفاء والمتروکین (98/3)

اور ھناد السری نے " الزھد (304/1) اور بیھقی نے شعب الایمان (221/1) میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ پر موقوف بیان کی ہے ۔

واللہ تعالی اعلم .